أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى

کیا سمجھ رکھا ہے انسان نے کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا بلا حساب کتاب۔

الْقِيَامَة

بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (١)

قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (٢)

اور قسم کھاتا ہوں جی (نفس) کی، جو اولاہنا دیتا (ملامت کرتا) ہے۔

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَجْمَعَ عِظَامَهُ (٣)

کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نہ کریں گے ہم اس کی ہڈیاں؟

بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ (٤)

کیوں نہیں کر سکتے ہم کہ ٹھیک کر دیں اس کی پوریاں (انگلیوں کی)۔

بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (٥)

بلکہ چاہتا آدمی کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے،

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (٦)

پوچھتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا؟

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ (٧)

پھر جب چوندھلانے (متحیر ہونے) لگے تیور (بینائی)،

وَخَسَفَ الْقَمَرُ (٨)

اور گہہ (گہنا) جائے چاند،

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (٩)

اور اکھٹے ہوں (ایک ہو جائیں) سورج اور چاند،

يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرّ (١٠)

کہے گا آدمی اس دن، کہاں جاؤں بھاگ کر۔

كَلَّا لَا وَزَرَ (١١)

کوئی (ہرگز) نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ۔

إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ (١٢)

تیرے رب تک اس دن جا ٹھہرنا۔

يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ (١٣)

جتا (بتا) دینگے انسان کو اس دن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا،

بَلِ الْإِنسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ (١٤)

بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ (دوراندیش) ہے،

وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ (١٥)

اور پڑا لا ڈالے (پیش کرے) اپنے بہانے (معذرتیں)۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (١٦)

نہ چلا (حرکت دو) تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب (فورا) اس کو سیکھ لے۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (١٧)

وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو سمیٹ رکھنا (جمع کرنا) اور پڑھنا (پڑھوانا)،

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (١٨)

پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ (سنتے رہو) اسکے پڑھنے کے،

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (١٩)

پھر مقرر (یقینا) ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول بتانا (مطلب سمجھانا)،

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ (٢٠)

کوئی نہیں پر تم چاہتے ہو شتاب ملتی (دنیا)،

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ (٢١)

اور چھوڑتے ہو دیر آتی (آخرت)۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (٢٢)

کتنے منہ اس دن تازے ہیں،

إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (٢٣)

اپنے رب کی طرف دیکھتے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (٢٤)

اور کتنے منہ اس دن اداس ہیں،

تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ (٢٥)

خیال میں (سمجھ رہے) ہیں کہ ان پر وہ ہووے (ہوگا برتاؤ) جس سے کمر ٹوٹے۔

كَلَّا إِذَا بَلَغَتْ التَّرَاقِيَ (٢٦)

کوئی (ہرگز) نہیں جس وقت جان پہنچی ہانس (حلق) تک،

وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ (٢٧)

اور لوگ کہیں کون ہے جھاڑنے والا؟

وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ (٢٨)

اور وہ اٹکلا (سمجھا) کہ اب آیا چھوٹنا (وقتِ جدائی)،

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (٢٩)

اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔

إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (٣٠)

تیرے رب کی طرف ہے اس دن کھنچ (روانہ ہو) جانا۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى (٣١)

(اس کے باوجود) پھر نہ یقین لایا ہے، نہ نماز پڑھی،

وَلَكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّى (٣٢)

پر (بلکہ) جھٹلایا ہے اور منہ موڑا۔

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ يَتَمَطَّى (٣٣)

پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا۔

أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى (٣٤)

خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

ثُمَّ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى (٣٥)

پھر خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى (٣٦)

کیا خیال رکھتا ہے آدمی؟ کہ چھوٹا رہے گا بے قید (بلا حساب کتاب)۔

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَى (٣٧)

بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکے (رحم مادر میں)،

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى (٣٨)

پھر تھا لہو کی پھٹکی، پھر اس (اللہ) نے بنایا (پیدا کیا) اور ٹھیک کر اٹھایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى (٣٩)

پھر کیا اس میں جوڑا نر اور مادہ۔

أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَى (٤٠)

کیا ایسا شخص (ایسی ہستی) نہیں (کر) سکتا؟ کہ جلا دے (زندہ کرے) مردے۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com